البتہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سیدنا علی، سیدہ فاطمہ اور حسنین رضی اللہ عنہم بھی ان کے ساتھ اہل بیت میں داخل ہیں اس حدیث میں ان چار حضرات کے ذکر کا یہ مطلب نہیں کہ دوسرے رشتہ دار اہل بیت میں داخل نہیں، بلکہ اس سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ چاروں آپ کے گہرے رشتہ دار ہیں۔ جس طرح یہ آیت ازواج مطہرات کے اہل بیت میں داخل ہونے پر دلالت کرتی ہے اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی سابقہ حدیث سیدنا علی، فاطمہ اور حسنین رضی اللہ عنہم کے اہل بیت میں داخل ہونے پر دلالت کرتی ہے، اس کی ایک نظیر اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد بھی ہے:

﴿لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ﴾ (التوبہ:پ۹/ ۱۰۸)

''وہ مسجد جس کی بنیاد ابتدا ہی سے تقویٰ اور خلوص پر رکھی گئی۔''

یہ فرمان الٰہی مسجد قبا کے بارے میں ہے۔ جبکہ صحیح مسلم کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اس مسجد سے مراد مسجد نبوی ہے۔ [1] گویا دونوں مسجدیں اس فرمان کا مصداق ہیں۔ کیونکہ دونوں کی بنیاد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے رکھی۔ علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے یہ مثال اپنے رسالہ ''فَضْلُ أَهْلِ الْبيتِ وَ حُقُوقِهِمْ'' میں ذکر فرمائی ہے۔ [2] آپ کی ازواج مطہرات لفظ ''آل'' کے تحت داخل ہیں کیونکہ آپ کا فرمان ہے:

((إِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لِآلِ مُحَمَّدٍ)) [3]

''صدقہ وزکوٰۃ آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے حلال نہیں۔''

اس لیے ان کو خُمس سے حصہ دیا جاتا تھا۔ نیز مصنف ابن ابی شیبہ میں ابن ابی ملیکہ سے صحیح سند کے ساتھ مروی ہے: ''سیدنا خالد بن سعید نے سیدنا عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر صدقے کی ایک گائے بھیج دی۔ سیدنا عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسے واپس لوٹایا اور فرمایا:

---

[1] صحيح مسلم، الحج، باب بيان المسجد الذي أسس على التقوىٰ هو مسجد النبي صلى الله عليه وسلم بالمدينة، حديث: ١٣٩٨.

[2] فضل أهل البيت وحقوقهم، ص: ٢٠، ٢١۔

[3] مسند احمد: ٢/ ٢٧٩.

((إِنَّا آلَ مُحَمَّدٍ ﷺ لا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ)) [1]

''ہم آل محمد ﷺ کے لیے صدقہ حلال نہیں۔''

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ اپنی کتاب ''جلاء الأفهام'' میں اس مسلک کے قائلین کے دلائل ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''یہ لوگ کہتے ہیں کہ بیویاں بھی آل میں داخل ہوتی ہیں خصوصاً ازواج مطہرات آل محمد ﷺ میں داخل ہیں، کیونکہ زوجیت والا رشتہ بھی تو نسب جیسا ہے۔ ازواج مطہرات کا رشتہ نبی کریم ﷺ سے منقطع نہیں ہوا تبھی تو وہ آپ کی زندگی میں اور آپ کی وفات کے بعد بھی دوسرے مردوں پر حرام ہیں۔ وہ دنیا میں بھی آپ کی بیویاں ہیں اور آخرت میں بھی آپ کی بیویاں ہوں گی۔ لہٰذا ان کا نبی کریم ﷺ کے ساتھ رشتہ نسب کی طرح قائم و دائم ہے۔ آپ نے درود میں ان کو صراحتاً شامل فرمایا ہے، اس لیے صحیح بات یہی ہے کہ صدقہ ازواج مطہرات پر بھی حرام ہے کیونکہ یہ لوگوں کی میل کچیل ہے اور اللہ نے آپ کی ذات اقدس اور آپ کی آل کو انسانوں کی اس میل کچیل سے بچا کر رکھا ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔ پھر تعجب کی بات ہے کہ اگر ازواج مطہرات آپ کے مندرجہ ذیل فرامین میں داخل ہیں:

((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا)) [2]

''اے اللہ! آل محمد ﷺ کو صرف ضرورت کی حد تک رزق دے۔''

اور قربانی کرتے وقت آپ ﷺ فرماتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ هٰذَا عَنْ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ)) [3]

''اے اللہ! یہ قربانی محمد اور آل محمد ﷺ کی طرف سے ہے۔''

اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

---

[1] المصنف لابن أبي شيبة، باب لا تحل الصدقة على بني هاشم، ح: ١٠٧٠٨)

[2] صحيح مسلم، الزكاة، باب في الكفاف والقناعة، ح: ١٠٥٥، ومسند أحمد: ٢٣٢/٢)

[3] المعجم الكبير للطبراني، ح: ٣٠٥٩